رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷

تو پاک باش برادر مدار از کس باک

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

نمبر ۵ | قادیان دارالامن والامان مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۱۸۹۹ | جلد ۳

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کیجاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شایع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہمنے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں اور جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے خطبہ اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل تفسیر آیات یا مشتمل برفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شایع کیاویں۔ سیر ٹریکٹ چار صفحے سے آٹھ صفحے تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شایع ہوجایا کریں۔ مگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کو متوجہ ہوجائیں اور سو ٹریکٹ پانچ فیصدی کے حساب سے خریدلیں تو ہر ماہ ٹریکٹ ایک مہینے میں شایع ہوسکتا ہے پھر ہم جتنا وہ معاوضہ چھاپکر مفت تقسیم کیا کریں اور تقسیم کے لئے انتظام کیا جاویگا کہ ہر ایک شہر میں علاوہ ایک خاص تعداد بھیجدی جایا کرے اور وہ تقسیم ہوجایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا بلکہ اسکو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کردیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملاکر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری سو درخواستیں جمع ہوجانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے۔ منیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

اپنے بھائیوں کیلئے

بالکل کھرا سودا

مگر کسی قسم کا نقص ہو۔ یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو فوراً واپس کرو۔ اس سے بڑھکر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہوگا۔؟

مندرجہ ذیل اشیاء ہماری معرفت مل سکیں گی۔

۱۔ زیورات چاندی و سونا ہر قسم۔ صرف دس آنہ سیکڑہ کمیشن لی جاوے گی۔

۲۔ ریشمی ازاربند۔ پراندے۔ سیج بند وغیرہ ہر قسم اور ہر قیمت کی۔ ۱۲/ سے لیکر ۸/ روپیہ تک۔ پراندے ۴/ سے لیکر ۴ روپیہ تک۔ سیج بند ۸/ روپیہ سے لیکر ۱۰ روپیہ تک۔

۳۔ زیورات میں ڈوسے جس قسم کے چاہیں ڈالدیئے جاوینگے۔

۴۔ دریائی کا کام ہر ایک قسم کا۔

۵۔ ہر چیز ساختہ امرتسر آدھ آنہ فی روپیہ کمیشن لے لو۔ ولمنہ ہوسکے گی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں۔ یہ باہمی فائدہ کیلئے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر نام و پتہ صاف اور خوشخط تحریر ہو ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

غلام محمد والہٰ بخش علاقہ بند

کمیشن ایجنسی

کٹرہ باگھ سنگھ۔ ہاتھی دروازہ امرتسر۔ پنجاب

دُنیا کا ہفتہ

سالگزشتہ کی بابت سررشتہ ڈاک کی سالانہ رپورٹ مظہر ہے کہ سال سابق کی نسبت ۲۶ لاکھ خطوط۔ پوسٹکارڈ اور پارسل پیکٹ اخبار وغیرہ ڈاک کے ذریعہ زیادہ تقسیم ہوئے یہہ اضافہ بجانب اوسط پنجاب میں سب سے زیادہ تہا اس کی وجہ یہ یہی کہ سرحد کی طرف فوجیں بکثرت مقیم تہیں۔

مدینہ منورہ کی چار مساجد کے لئے سلطان المعظم نے جیب خاص سے ۱۸ ہزار قرش اعطا کئے ہیں۔

ملکہ قیصرہ نے مسلمانوں کی عرضداشت کا جواب بہیجا ہے کہ پرنس جارج کا تقرر مسلمانوں کے حقوق کی نگہداشت پر مشروط ہے۔

حضور سلطان المعظم کے حکم کے موافق شیخ الاسلام نے ماہ رمضان المبارک میں جو واعظ ہمکو جو قسطنطنیہ کے قرب وجوار میں وعظ کہنے کی غرض سے جاتے ہیں روپیہ تقسیم کیا ہے۔

نسیم آگرہ کا نامہ نگار جہانسی سے ایک عجیب مضحکہ خیز اور مسخرانہ کارروائی کی خبر دیتا ہے جو حسب ذیل ہے۔ ۵ ر کو بازار میں ڈہنڈہورا پٹیا گیا تہا کہ بدرالدین خان پٹہان بادشاہ روم سے باغی ہوگیا ہے اور اس کے ہمراہ ۵ لاکھ باغی ہیں۔ قسطنطنیہ کو لوٹ لیا ہے اور لوٹ مچا رکہی ہے رعایا ہوشیار رہے اور اپنا خود بندوبست کرے"۔ اس ڈہنڈورے سے تمام شہر میں گہبراہٹ پیدا ہوگئی گہر گہر کوئیں تالابوں پر اس کے چرچے ہونے لگے دریافت سے معلوم ہوا کہ حاکم وقت نے صرف اس غرض سے ڈہنڈہورا پٹوا دیا تہا کہ بدرالدین وزیر بادشاہ روم بگڑ گیا ہے اور قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا ہے اور اُس علاقہ میں لوٹ مار ہو رہی ہے۔ صاحبان ہند کو چاہیے کہ شریف کو نہ جاویں اور اگر جاویں تو اپنا خود بندوبست و انتظام کر کے جاویں۔

طاعون بمبئی میں اب پہر شدت سے بڑہنی شروع ہوگئی ہے ۲۵ ر جنوری کو ۱۰۳ بیمار اور ۸۲ فوت ہوئے۔ پونا میں بہی پہر ایک پولیس کانسٹیبل اسی مرض کا شکار ہوا ہے جس کے بیمار ہونے کا کوئی خارجی سبب نہ تہا۔ میسور وغیرہ کی طرف اس تیزی میں بہت تخفیف ہوگئی ہے۔ کراچی میں کسی دن کوئی واقعہ ہو جاتا ہے۔ کلکتہ میں پہر کوئی مشتبہ یا محقق کیس اس بیماری کا نہیں ہوا۔

نواب کرزن آجکل سرحدی مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔ قطعی فیصلہ غالباً کئی ہفتوں تک نہیں کیا جا سکیگا۔

لفٹیننٹ گورنر برہما جو کلکتہ میں لارڈ وایسرائے کے مہمان رہے تہے ۲۸ ر جنوری کو برہما کی طرف روانہ ہوگئے۔ دوران اقامت میں وہ کئی اہم معاملات کا دوور دو تصفیہ کر گئے۔ انہیں سے ایک برہما سول سروس کے ملازموں کی تنخواہوں کے اضافہ کے متعلق تہا۔ جو ملازموں کے حق میں طے ہوا ہے۔

نروانہ کہیل ریلوے جو ۲۳ میل لمبی ہے۔ عنقریب عام آمدورفت کے لئے کہل جائے گی۔ راجپوتانہ میں جودہپور۔ بیکانیر ریلوے کی دو شاخوں کی منظوری ملے گی۔ ایک لونکران سر سے سورت گڑہ تک ہوگی جسکا طول ۶۳ میل اور خرچ بارہ لاکہ ۱۷ ہزار روپیہ ہوگا۔ دوسری گنگا سر سے پلانہ تک ۹ میل لمبی ۹۰ ہزار روپیہ کے خرچ سے بنائی جائے گی۔

گلگت اور پنجاب کے درمیان مانسہرہ سے جو ایبٹ آباد کے متصل ہے وادی کاغان اور چیلاس کے راستہ آمدورفت جاری کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ابتک راولپنڈی مری اور وادی جہلم کے راستہ گلگت کو آمدورفت کی جا رہی ہے۔ پہلے راستہ سے حسن ابدال کی ریلوے سٹیشن سے گلگت تک ۲۹۰ میل کا اور موخرالذکر راستہ سے راولپنڈی سے گلگت تک ۲۹۰ میل کا فاصلہ ہے۔

نہر جہلم کی منظوری جیر اب باقاعدہ طور پر کام شروع ہوگیا ہے نومبر ۱۸۸۸ء میں وزیر ہند کی طرف سے موصول ہوگئی تہی۔ مگر بوجوہات چند در چند اُس پر کام شروع نہ ہو سکا۔ قحط کے دوران میں جنوری ۱۸۹۷ء میں امدادی کام شروع کیا گیا تہا۔ اور ۱۱ میل کی کہدائی ہوگئی تہی۔ نہر کا دہانہ ضلع گوجرات میں بمقام مونگ رسول بنایا جائے گا۔ یہ نہر اضلاع گوجرات اور شاہپور کے بنجر علاقہ کو سیراب کرے گی۔ خرچ کا اندازہ ۱۰۰ لاکہ روپیہ کیا گیا ہے اس نہر میں بہی نہر چناب کیطرح غالباً سرکاری زمینوں کی آبپاشی کو مقدم رکہا جائے گا +

ایڈیٹوریل

خیر و سعادت کی فلاسوفی

(نمبر ۲)

سلسلے کیلئے دیکھو الحکم نمبر ۲ جلد ۳ ؛

بعد اسکے وہی فرقہ کہتا ہے کہ اگرچہ سعادت کے معنے میں لوگوں کے عقیدے اور اُن کی رائیں مختلف ہیں۔ جیسا کہ فقیر آدمی اپنی سعادت تو زندگی میں جانتا ہے اور بیمار شخص تندرستی میں۔ اور قیدی اپنی رہائی اور مخلصی ہی کا نام سعادت سمجھتا ہے۔ اور کریم انسان شہرت فیض میں۔ اور بخیل بہت سا مال جمع کرنے میں وغیرہ۔ علیٰ ہذا القیاس۔ جو ایک آدمی کے نزدیک سعادت ہے دوسرے کے نزدیک غیر سعادت ہے۔ اور یہہ سب سعادت کی جزیں ہیں۔ اور یہہ ایک مسلم بات ہے کہ غیر متناہی جزیں شمار تک نہیں پہنچتیں۔ جتنے کہ اُن کو ضبط میں لانا اور محصور کرنا انسان کے حوصلے اور مقدور سے باہر ہے۔ ہمارے زمانے کے کئی ایک فلاسوفر ولیم کارلایل (جرمن) اور ڈاکٹر ڈویل (امریکن) بیان کرتے ہیں کہ پرانے زمانے کے مشہور حکما نے سعادت کی جزوں کا ذکر کرکے زیادہ تر تفصیل کے ساتھ بیان کرنا مباحث حکمت کے مناسب نہیں جانا۔ **تاہم** اوس عالی اور فیاض طبع گروہ نے معنی واحد کو جو کل جزویات کو شامل ہوں بیان کیا ہے۔ چنانچہ بالاتفاق اُن کا قول ہے کہ انسان کی سعادت یہہ ہے کہ **صحیح البدن اور سلیم الطبع کثیر المال والاعوان** و **صاحب اقبال** ہو۔ نیز اس کا ذکر جمیل آدمیوں کے درمیان مشہور اور عموماً اُس کے فضایل و احسان معروف ہوں۔ اور خصوصاً اپنی چند روزہ زندگی کے دنوں میں فرشتوں کی مانند ہر ایک جسمانی بدکرداری اور روحانی بداطواری سے پاک اور مبترا ہو کر واجب الوجود جل جلالہ و عم نوالہ کا قرب حاصل کرے۔ اس بزرگ فرقہ نے ان معنوں کی شرح و تفصیل چھہ امروں میں کی ہے جسکا نام ہم استعارہ کے طور پر **خیر و سعادت کا ستۂ ضروریہ** رکھدیتے ہیں۔ اور وہ یہہ ہے

اولاً محسوس بدن کی صحت جو **روح** کا آلہ ہے۔ **حواس** کی سلامتی پر موقوف و منحصر ہے۔ کیونکہ یہہ بات کسی دلیل اور برہان کی محتاج نہیں ہے کہ **روح** کی حرکتیں آلات کے بدون محال ہیں۔ اور یہہ بھی ثابت ہے کہ انسانی روح اس محسوس بدن میں آلات کے وسیلے سے تصرف کرتی ہے۔ اور یہہ بھی ایک مسلم امر ہے کہ وہ ادراک میں کسی کی محتاج نہیں۔ بلکہ یہہ صفت اُسکی بذات خود ہے۔ لہٰذا بدن کی صحت **سعادت کی جزو اعظم** ہے کیونکہ سعادت کے اسباب جو باقی ہیں بالاکتساب اسی کے وسیلے سے متیسر ہوتے ہیں۔

ثانیاً۔ ذہن کی صفائی اور فکر کی صحت بھی اجزائے سعادت میں سے بڑے جزو ہیں۔ تاکہ مشورت اور صوابدید میں اُس کے افکار ایک دانشمندانہ پہلو رکھتے ہوں۔ اور صایب ہوں۔ جن کے وسیلہ سے وہ عقاید اور ادراکات میں خطا اور نسیان سے محترز ہو سکے۔

ثالثاً۔ مال کی کثرت اور موافق احباب بہم پہنچانا بھی سعادت کی بہت عمدہ جزو ہے۔ تاکہ اُن کے ذریعے سے علمی اور عملی فضیلتوں کا فیض انسان کو پہنچے اور پہنچائے۔ اسی وجہ سے اکثر نامدار اور **اولوالعزم** حکیموں نے اپنی معتبر تصانیف میں بہت **دلسوزی** سے لکھا ہے کہ **فیلسوف حکمت** کی فضیلت کے اظہار میں تسلط اور **ملکہ الہی** کا بالکل محتاج ہے تاکہ وہ ہر ایک چیز کو اپنے محل اور موقع پر قرار دے سکے۔ اس سے یہہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ مال و جاہ اور حکومت و ثروت اور غرور و تکبر کا باعث ہے۔ کیونکہ بادی النظر میں اگرچہ یہہ امر حق اور صحیح ہے۔ الّا نادانوں اور احمقوں کی نسبت اور فیلسوف آدمی اُس ثروت کے سبب سے **فیضان کا چشمہ** جاری کرتا ہے۔

رابعاً۔ **اقبال** بھی سعادت کی عمدہ جزوں میں سے ایک جزو ہے۔ اور محتشم علیہم حکما رکّنے نیک **اقبال** کی تعریف یہہ ہے کہ صاحب اقبال کے مقصد اور مطلب اُسکے **صحیح فکر** اور **سلیم عقل** کے بموجب اور نیز اُس کے ارادے اور منشاء کے موافق ظہور میں آئیں۔ کیونکہ جب تک اُسکے دلی اور قلبی ارادے پورے نہوں گے تب تک **سعادت** کے اسباب کیونکر فراہم ہوں گے؟

خامساً۔ زندگی کی حالت میں اور بدن سے روح کے الگ ہونے کے بعد خاص و عام اور متفق و مختلف میں **مدح** اور **ستائش** کا ہونا بھی **سعادت** ہی کی ایک جزو ہے۔ اگرچہ یہہ امر ظاہر بینوں کی نگاہ میں شاید قبولیت کی عمدہ وجہ نہیں۔ مگر غور از فکر سے معلوم ہوتا ہے کہ حیات اور ممات میں وہی شخص موصوف ہوتا ہے **جو دل سے بد کاموں کو ترک کرے اور نیکی کی طرف مایل ہو**۔ بعض لوگ اسکو سعادت کا جزو نہیں سمجھتے۔ بلکہ اسکا نتیجہ کہتے ہیں **الّا** واقع میں یہہ جزو ہے۔ کیونکہ جس کو زندگی میں یہہ فکر رہیگا وہی **موت** کا فکر کریگا ؛

(باقی تیسرے نمبر میں)

ستی کی رسم پر ایک یونانی مورخ ڈایوڈورس اپنی مشہور تاریخ میں کہتا ہے کہ ستی کی رسم قبل از مسیح ۳۰۰۰ برس پہلے سے رائج ہے۔

اس یونانی مورخ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندووں نے یہہ قبیح رسم یونانیوں سے لی ہے مگر لفنسٹن صاحب سفیر دربار انگلینڈ اس رسم کو وحشیانہ کہتے ہیں۔ ہندوستان میں اس رسم کی بابت کہاوتیں بنی ہوئی ہیں۔ چنانچہ جو لوگ اسکے موافق ہیں وہ یہہ کہتے ہیں ؎

اک دن باجے باجتے چلے پیا مولین
آج بجادت میں چلی پی کا بدلہ لیں
ستی کہڑی پکار لی جو سنیئے کنتہ مسائل
اوسے کا تو بدلہ دیا جیا وہ دیئے نران

اور جو اس رسم کے مخالف ہیں وہ یوں کہتے ہیں ؎

ستیاں کو ستیاں جلیں پیا کے نال
ست سر ہنسے اُنکا جو جلیں سنبہال سنبہال

میری نوٹ بک سے چند باتیں

خوشی کی بات

سچی راحت تنہائی میں رہتی ہے۔ اور وہ دھوم دھام اور شور و غل کے مخالف ہے سچی راحت انسان کی اپنی حالت سے پیدا ہوتی ہے یا چند منتخب دوستوں سے ؎

شکست رہنے سے خوشی حاصل نہیں ہو سکتی کوئی شکست آدمی یا عورت کبھی خوش نہیں رہی۔ انسان کے لئے صرف اتنا ہی جاننا بس ہے کہ اس دنیا میں **نیکی** سے اور صرف نیکی سے راحت ملتی ہے۔ جھوٹی راحت مثل سکۂ قلب کی ہے کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے چل جاتا ہے۔ لیکن جب اُسکا امتحان کیا جاتا ہے تو اُسکا کھوٹ معلوم ہو جاتا ہے۔ جھوٹی خوشی کا بھی یہی حال ہے ؎

جوانی انسان کی خوشی کا زمانہ نہیں۔ کیونکہ اُسوقت انسان زیادہ خوشی کی امید میں **مایوسی** کا مضمحل چہرہ دیکھتا ہے۔ زیادہ عمر پر زمانہ کا ڈھنگ دیکھکر اپنی خواہشوں کو مناسب حد کے اندر لاتا ہے تب اسکا مزاج دھیما ہو جاتا ہے۔ اور زندگی کا لطف ملتا ہے ؎

خطاب بسوئے امید (از حالی)

بس اے ناامیدی یوں دل بجھا تو ! ؎ جھلک اے امید اپنی آخر دکھا تو !

ذرا ناامیدوں کی ڈھارس بندھا تو ! ؎ فسردہ دلوں کے دل آکر بڑھا تو !

ترے دم سے مُردوں میں جانیں پڑی ہیں
جلی کھیتیاں تو نے سرسبز کی ہیں

بہت ڈوبتوں کو ترایا ہے تو نے ؎ بگڑتوں کو اکثر بنایا ہے تو نے

اُکھڑتے دلوں کو جمایا ہے تو نے ؎ اُجڑتے گھروں کو بسایا ہے تو نے

بہت تو نے پستوں کو بالا کیا ہے
اندھیرے میں اکثر اُجالا کیا ہے

جبۂ سرشار:۔ جب کرامول نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لی تو انگلستان کی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا چنانچہ ہر ایک قسم کے جرائم کیواسطے قسم قسم کی عبرت انگیز سزائیں تجویز کیں۔ مدہوش شرابیوں کے واسطے بھی ایک خاص قسم کا **لبادہ** طیار کیا جسے **جبۂ سرشار** کہتے تھے۔ اُسکی بھی عجب کیفیت تھی۔ ایک بڑا پیپا جسکے اوپر کو ایک سر سا بنا ہوتا اور دونوں طرف دو سوراخ ہوتے تھے جنکے بیچ سے سر اور ہاتھ

چھوٹی چھوٹی سوانح عمریاں

اسماء۔ حضرت ابوبکر صدیق کی بڑی صاحبزادی کا نام ہے انکا لقب ذات النطاقین تھا۔ حضرت زبیرؓ کی بیوی تھیں۔ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی (جن کو حجاج نے ۷۳ھ میں شہید کیا) والدہ تھیں۔ آپ بڑی عقیل و ذی تدبیر بی بی تھیں۔ جو آلی ہمتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی رات کو حضرت اسماء نے اپنی نطق یعنے لنگی کو پھاڑ کر اُسکے دو ٹکڑے کئے پیغمبر خدا کے لئے اسواسطے نذر کیئے کہ ایک ٹکڑہ کا دسترخوان بنایا جاوے اور دوسرا ٹکڑا مشکیزہ میں باندھ لیا جاوے۔ جس پر آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اے اسماء اس لنگی کے عوض میں اللہ تعالےٰ تجھکو جنت میں دو لنگیاں عطا فرماویگا۔ تو اسوقت سے آپکا لقب ذات النطاقین ہو گیا۔ ایکسو برس کی عمر میں اپنے صاحبزادہ کے انتقال کے تھوڑے دن بعد رحلت کی۔

امامہ۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تھیں ان کی والدہ مکرمہ کا نام حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھا اور والد کا نام حضرت ابوالعاص بن ربیع ہے جبکہ یہ بچی تھیں تو آنحضرت صلعم اس سے بہت محبت فرماتے تھے۔ مروی ہے کہ آپنے اپنے دوش مبارک پر انکو سوار کرکے نماز پڑھی ہے۔

ام ایمن۔ صحابیہ تھیں حبش کی رہنے والی تھیں۔ اسامہ ابن زید کی والدہ تھیں۔ ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد نے آزاد کر دیا تھا۔ اور عبد الحبشی نام ایک شخص سے انکا نکاح ہو گیا۔ ایمن نام ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اور اسی سبب سے آپ کو ام ایمن کہنے لگے۔ عبد الحبشی کے مرجانے کے بعد ان کا دوسرا نکاح زید بن حارث سے ہوا۔ اس نکاح سے اسامہ ابن زید پیدا ہوئے۔ رسول صلعم آپ کی بہت خاطر و مدارات فرمایا کرتے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جب آپ بہت روئیں تو لوگوں نے پوچھا۔ کہ اتنا کیوں روتی ہو؟ کہا کہ یہ تو یقین تھا کہ ایکدن پیغمبر صلعم کو وفات ہوگی۔ مگر رونا اسپر آتا ہے کہ اب وحی کا آنا بند ہو گیا۔ آہ!

ابی ابن کعب۔ اصحاب کرام میں سے تھے بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ صحابہ میں سب سے زیادہ ماہر قاری سمجھے جاتے تھے ایکسو ساٹھ سے زیادہ حدیث آپ سے مروی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عہد خلافت میں ۳۰ ہجری کے بعد رحلت فرمائی ؎

معلومات اور نئی باتیں

ملکہ معظمہ کا پسندیدہ کھلونا ونڈسر کے کھلونوں میں جنکی تعداد بیشمار ہے ملکہ معظمہ کو سب سے بڑھکر ایک کھلونا پسند ہے جسمیں فلک کا ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ اس عجیب و غریب کھلونے میں نظام فلکی کو پورے طور پر ظاہر کیا ہے۔ اور فلکی محور اور آفتاب دکھایا ہے اُس میں چاند کا بھی ایک نمونہ ہے جو زمین کے گرد گھومتا ہے اور کل ستارے مع چھوٹے سیاروں کے نہایت مناسبت کے ساتھ ظاہر کئے ہیں۔ کرۂ فلکی کی صحیح کیفیت حاصل کرنے کے واسطے اس کھلونے سے بڑھکر کوئی اچھی چیز نہ ہوگی اسمیں زمین کو اپنے محور اور آفتاب کے گرد گھومتی ہوئی دکھایا ہے۔ اور اس سے معمولی سیاروں کی مختلف جگہوں کی بھی حالت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ کل ایک گھڑی کی طرح چلتی ہے

کاغذ کے ڈبے

امریکا میں اب ٹین کی بجائے کاغذ کے ڈبے طیار ہونے لگے ہیں جن میں اشیائے خوردنی رکھی جاتی ہیں کیونکہ ایک مدت کے بعد ٹین کے ذریعے سے اشیائے خوردنی میں سمیت پیدا ہوتی تھی۔ لہٰذا۔ اب یہ خوف نرہا۔

مقناطیسی بید

ایک مقناطیسی بید ایسا ایجاد ہوا ہے کہ جو لوگ رات کو یا در خطرات میں باہر جاتے ہیں۔ ان کے لئے نہایت ہی کار آمد چیز ہے۔ اگر انسان یا کوئی حیوان اس مقناطیسی بید سے لگ جاوے تو وہ فوراً زمین پر گر پڑتا ہے۔

کرسی کا استعمال

سنہ ۳۳۰۰ قبل مسیح مصر میں کرسیوں کا استعمال ہونا ثابت ہے۔ چین میں ۱۲۰۰ سال قبل مسیح۔ اور ہندوستان میں ۱۱۰۰ سال قبل مسیح

خانگی کرسیاں مع تکیوں کے ہندوستان میں سنہ ۱۲۰۰ء میں مروج ہوئیں۔ روم میں ایسی کرسیاں سنہ ۱۵۰۰ء میں رائج ہوئیں ؎

سرسری نظر

مسلمان کون ہے

آنریبل ڈاکٹر سید امیر علی صاحب نے اس سوال کے جواب میں یہہ بیان کیا ہے:-

مسلمانوں کی تھیالوجی (علم الٰہیات) اور فلاسوفی کو بغور پڑھنے کے بعد میری جو رائے قایم ہوئی ہے وہ یہہ ہے کہ ایک سچا مسلمان ہونے کے لئے کسی شخص کو یہہ ضروری نہیں ہے کہ وہ منجملہ اُن فرقوں کے جن میں مسلمان بدقسمتی سے منقسم ہو گئے ہیں کسی ایک خاص فرقہ یا مذہب کے ساتھہ اپنا تعلق رکھے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہہ خیال کہ ایک شخص کو ایک سچا مسلمان ہونے کے لئے کسی خاص مذہب کا پیرو ہونا لازمی ہے۔ اِس ملک کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کے دل سے اُڑ چکا ہے اس لئے کہ اہل ہند کے اہل سنت والجماعت کے درمیان غیر مقلدی جو پھیلی ہوئی ہے وہ اس بات کی کافی دلیل ہے کہ وہ مذہب اربعہ میں سے جن میں سنی لوگوں کی تقسیم ہوئی ہے کسی ایک مذہب خاص کی پیروی کو اپنے اوپر لازمی نہیں سمجھتے۔ اسلئے میں انہیں باتوں کو زور کے ساتھہ دہراتا ہوں جو میں نے اپنی تحریروں میں بڑے بڑے ربانی علما اور فلاسفہ کی سند پر لکھی ہیں کہ جب کوئی آدمی اسلام کے فرائض۔ یا یوں کہئیے کہ خدا کی توحید پیغمبروں کی رسالت اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ کی آیندہ پابندی کو قبول کر لے اُسپر اسلام کے کسی خاص فرقہ یا مذہب کی پیروی لازم نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں مندرجہ بالا رائے ایسی ہے کہ اُسکے ماننے میں کوئی کلام نہیں ہونا چاہئیے۔ لیکن سوال کا جواب جیسا کہ سوال کے لفظ چاہتے ہیں اس بات سے کلی الوجوہ کافی طور پر ادا نہیں ہوا۔ ایک دو سطروں میں اسکا مفصل جواب چونکہ ہم نہیں دے سکتے۔ اس لئے فی الحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع جواب اس سوال کے جواب میں پیش کرتے ہیں جو ہمارے ناظرین کے غور کے لئے کافی ہے۔ **المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ**۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھہ اور زبان سے عام بنی نوع انسان کو عموماً۔ اور مسلمانوں کو خصوصاً کوئی تکلیف اور گزند نہ پہنچے ÷

عظیم الشان ٹمپرنس کانگرس

سنہ ۱۹۰۰ عیسوی میں بمقام لنڈن ایک عظیم الشان ٹمپرنس کانگرس ہونے والی ہے۔ اُس کی شراکت کی دعوت آرک بشپ آف کنٹربری کی طرف سے ہوگی۔ اس قسم کی کانگریس (جس کی غرض نشی اشیاء سے پرہیز کرنا ہے) اس سے پہلے سنہ ۱۸۴۶ء میں منعقد ہوئی تھی۔ مگر اُسوقت وہ صرف انگلینڈ اور امریکہ کی اضلاع متحدہ کے ٹمپرنس رفارمرز کا ایک مجمع تہا۔ مگر اب کے جو جلسہ ہوگا اُسکو سارے جہان سے تعلق ہوگا۔ مسٹر کین جو ہند کی ٹمپرنس سوسائیٹیوں کے صدر ہیں ضرور ہندکیطرف سے اس جلسہ میں وکالت کرینگے۔ اور گورنمنٹ ہند کی پالیسی آبکاری کی نسبت کوئی معقول اور مفید ریزولیوشن کانگریس کی طرف سے پاس کرائینگے۔ اچھا ہوتا اگر ہندوستان کی بعض سرگرم ٹمپرنس سوسائیٹیوں کے ایڈووکیٹ بھی اس جلسہ میں شامل ہوتے!

مراکو کی اندرونی حالت بدستور مخدوش ہے۔ کہیں شورہ پشت قبایل آپس میں مشغول پیکار ہیں۔ کسی جگہہ سلطانی افواج باغیوں کی سرکوبی میں مصروف ہیں۔ دوسری طرف متعدد یورپین سلطنتیں اُن نقصانات کے ہرجانوں کا مطالبہ کر رہی ہیں جو اُن کی رعایا کو امیر مراکو کی رعایا کے تاخت و تاراج سے پہنچے ہیں۔ افسوس! یہہ اُس ملک کی کیفیت ہے جسمیں معدودے چند یہودیوں کے سوا باقی کلہم مسلمان قومیں آباد ہیں۔ مگر وہ اپنے گرد و پیش کی یورپین سلطنتوں کی ترقی اور دیگر اسلامی ممالک کی بربادی و محکومی سے بالکل بے خبر ہیں۔ اور بدستور قعر جہالت میں غرق اور خواب غفلت میں مدہوش پڑے ہیں۔ اور کچھہ ترقی کرنا تو درکنار خانہ جنگیوں سے اپنی حیوانی طاقت کو بھی دن بدن زیادہ کمزور کرتے چلے جا رہے ہیں ÷

الجزایر میں جہاں کہیں کوئی نیا گاؤں مسلمانونکا آباد ہوتا ہے۔ تو فرنچ گورنمنٹ اپنے خرچ سے ایک مسجد بنا کر اُسکا ایک امام اور ایک موذن اور ایک خادم مقرر کر دیتی ہے جس سے باشندوں کی خاصی تالیف قلوب ہوتی ہے ÷

لارڈ کرزن اور مے نوشی ÷

اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ چند سال پیشتر لارڈ کرزن نے ایک موقع پر فرمایا تہا کہ مے نوشی قوم کی پوست پر ایک بدنما جذامی دہبہ ہی نہیں بلکہ ایک ایسا پہوڑا ہے جو لوگوں کی زندگانی کو کہاتا جاتا ہے۔ اور ایسے بُرے اثر پیدا کرتا ہے جو ایک سال میں یا کسی کی زندگانی کے ساتھہ نابود نہیں ہوتے۔ بلکہ بطناً بعد بطن اور نسلاً بعد نسل برابر جاری رہتے ہیں۔ اور آخرکار عسرت۔ خرابی اور گناہ کا ایک تودہ پیدا کر دیتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ ممدوح کو ٹمپرنس کاز کے ساتہ بڑی بہاری ہمدردی ہے۔ پس ملک کی حالت پر غم کہانے والی سوسائٹیاں اسوقت خاموش نہ رہیں۔ اور گورنمنٹ کی پالیسی متعلقہ مسکرات پر صاحب ممدوح کو توجہہ دلائیں۔ اور ملکی خیرسگالی اور بہبودی کے حامی اخبار اُن سوسائیٹیوں کا ہاتہہ بٹائیں۔ ان سب پر ہم کو لارڈ موصوف سے ایسی حالتیں امید کرنی چاہئیے کہ وہ بنفس نفیس ہی اس بڑی بہاری لعنت سے اہل ملک کو چہوڑانے کے لئے اُس پالیسی پر توجہہ فرمائینگے جو اب تک گورنمنٹ آف انڈیا نے اسبارہ میں اختیار کر رکہی ہے۔

حضور ملکہ معظمہ نے کینیڈا کے مسلمانوں کی عرضی کے جواب میں لکہا ہے کہ شہزادہ جارج کی تقرری کی ایک شرط لازمی طور پر یہہ رکہی ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہب اور حقوق کی برابر نگہداشت اور احترام کرتا رہے۔

مصری اخبار المؤید لکہتا ہے کہ بزرگان سوڈان کا خیال ہے کہ عنقریب اُن کا ملک ویران ہو جاویگا کیونکہ ملکی کاروبار ازسرتاسر بالکل بند ہیں۔ خدام حریت اور آزادی کے زعم میں کاموں سے دست بردار ہیں۔ اسلئے یہہ مشہور ہے کہ وکالت انگریزی اور چندے سے غلامی کو داخل سوڈان رکہنا چاہتی ہے۔

طرابلس الغرب میں گذشتہ تین سال سے خاطرخواہ ترقی ہے۔ والی ریاست اپنی رعایا کے ساتھہ نرمی اور اخلاق سے پیش آتے ہیں مظلوموں کی دادگستری ہو رہی ہے

جس طرح ابنائے وطن کی تعلیم و تربیت جاری ہے۔ اسی طرح لشکری لوگوں کو عثمانی قواعد سکہائے جاتے ہیں۔ حال میں صنعت اور حرفت کے مدرسے بہی کہل گئے ہیں۔ اور سرکاری کتب خانہ بہی کہولا گیا ہے۔ ملک کے نامی گرامی امرا عمدہ عمدہ اور نادر نادر کتابیں تحفتہً روانہ کرتے ہیں ؛

علم طب کی نئی ترقی

ڈیلی کرانیکل لکہتا ہے کہ مقام مٹیاپولی واقعہ صوبجات متحدہ امریکہ میں ان دنوں ایک عجیب و غریب جراحی تجربہ ہوا ہے جس میں ایک جانور کی آنکہہ انسانی ہپوٹے میں لگا لی گئی۔ اور نابینا کو نظر آنے لگا۔ تجربہ ایک اندہی عورت پر ہوا۔ جس کی ایک آنکہ پندرہ سال سے اور دوسری چہہ سال سے بیکار رہتی۔ تجربہ دیکہنے کے لئے بہت سے ڈاکٹر بلائے گئے تہے جن کو پہلے تو اعتبار نہ آیا۔ مگر آخر کار قایل ہو گئے کہ واقعی حیرت انگیز کامیابی ہے۔ ایک آلہ کے ذریعے سے جو خاص طور پر اسی کام کے لئے بنایا گیا تہا اُس عورت کی آنکہ کے بعض حصے نکالے گئے۔ اور جانور کی آنکہ کے وہی حصے ڈالے گئے۔ پہر باحتیاط ڈہکنا ڈہانک دیا گیا۔ اور آنکہہ پر پٹی باندہی گئی کہ روشنی باہر نہ نکل جاوے ایک ہفتہ کے بعد معلوم ہوا کہ عورت کی آنکہہ کے اصلی ٹکڑے اور جانور کی آنکہہ کے ٹکڑے باہم پیوست ہو گئے ہیں نتیجہ میں اسقدر کامیابی ہوئی کہ اب دوسری آنکہہ پر بہی عمل کیا گیا ہے جو ایکہفتہ میں روشن ہو جاویگی ؛

ممالک ایشیا و افریقہ کے موجودہ یورپین سیاحوں کا بیان ہے کہ مسلمان ایسے ایسے کٹہن اور نامعلوم علاقوں میں پائے گئے ہیں۔ جہاں اُن کے موجود ہونیکا پہلے کسیکو نشان و گمان بہی نہ تہا۔ بنا بریں وہ قیاس کرتے ہیں کہ روئے زمین پر مسلمانوں کی تعداد جیسا کہ عام خیال کیا گیا ہے بیس پچیس کروڑ ہی نہیں بلکہ کم از کم ۴۰ کروڑ ہے۔ وہ اس امر کا بہی اعتراف کرتے ہیں کہ وحشی سے وحشی علاقہ میں رہنے والے مسلمان بہی لامذہب وحشی دلیسیوں کے مقابلہ پر کمال مہمان نواز پاکیزہ اور راستباز اور معاملہ کے صاف ہیں ..

نیویارک (امریکہ) سے جہاں پہلے بہی کئی برسوں سے روزانہ اخبار عربی شایع ہوتا ہے ایک اور عربی اخبار موسومہ جریدۃ العالم شایع ہونا شروع ہوا ہے

مصری اخبارات مخبر ہیں کہ حبشیوں نے سوڈان کے سرحدی قصبہ قالا بات پر چند سپاہی بہیجکر اپنا جہنڈا نصب کرا دیا تہا۔ جس سے فارغ ہو کر سپاہی واپس چلے گئے۔ مگر جب وہاں کے شیوخ نے کرنیل پارسنز کو اس امر کی اطلاع دی تو اُس نے ایک دستہ بہیجکر حبشی علم پہنکوا دیا۔ اور انگریزی علم نصب کرا دیا۔ احمد فضیل درویش گورنر قضارف کی آخری شکست کی بڑی وجہہ یہہ تہی کہ امیر ابابکر جو سابق امیر دارفر کا بیٹا ہے اپنے دو ہزار ہمراہی لے کر مصری انگریزی فوج سے جا ملا تہا۔

معلومات نے بالکل سچ لکہا ہے کہ اجنبی دشمنوں سے بڑہکر خطرناک اندرونی دشمن ہوتے ہیں اور اندرونی دشمنوں میں سب سے خطرناک وہ سرکاری ملازم اور عہدہ دار ہوتے ہیں جو اپنی جہالت و سفاہت یا خیانت و بددیانتی اور بدروشی سے رعایا کو آزردہ کر کے جمعیت قومی کو پراگندہ کرتے ہیں یمن جیسے اہم اور زرخیز صوبہ میں آئے دن بغاوتیں ہوتی رہتی ہیں۔ نہ معلوم کہ اس کا حشر کیا ہو؟

ایک فاضل نامہ نگار نے کریٹ کی مستقبلہ حالت پر مضمون لکہتے ہوئے مندرجہ ذیل بیت میں عجیب نتیجہ ظاہر کیا ہے وہ لکہتا ہے

کرید یا اہل اوروبا لکم شرر
ومعظم النار من مستصغر الشرر

یعنے اے اہل یورپ! کریٹ تمہارے لئے چنگاری ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ اکثر بڑی سے بڑی آگ ایک چہوٹی سی چنگاری سے پیدا ہوتی ہے۔

الجزایر کا سرکاری عربی اخبار خوشخبری سناتا ہے کہ مغربی سوڈان یا سنی گال کے دو زبردست مسلمان قبایل کی خانہ جنگی کا باہمی مصالحت سے تصفیہ ہو گیا ہے جس سے اُس علاقہ کے جو گو نام نہاد طور پر فرانسیسی دائرۂ اقتدار میں داخل ہے۔ مگر عملی طور پر وہاں کی اسلامی حکومت خود مختار ہے۔ اور کچہہ عرصہ تک اغیار کی محکومی سے محفوظ رہنے کی امید ہو گئی ہے۔ لیکن اس کے برعکس اس ملک کے ایک اور آباد اور زرخیز علاقہ کے چند مسلمان قبایل میں خانہ جنگی ابہی تک برابر جاری ہے۔ جسکا نتیجہ کل کے لئے نامبارک ہونا یقینی امر ہے۔ الجزایر کے گورنر جنرل نے مصری اخبارات کا جنہوں نے اسکے نوجوان فرزند کی بیوقت موت پر تعزیتی پیغام ہمدردی بہیجا تہا۔ عربی مراسلہ کے ذریعے سے شکریہ ادا کیا گیا ؛

طرابلس الغرب کے شرقی حصہ میں کئی برسوں کے امساک باران سے باشندے نہایت تنگ حال ہو رہے تہے۔ پچہلے مہینے باران رحمت کے نزول سے تمام مصیبتوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور اس نواح کے باشندوں نے بہی بطیب خاطر فوجی تعلیم اور مشق شروع کر دی ہے۔

قدر دانی اسے کہتے ہیں

پرنس بسمارک نے اپنی زندگی کے حالات لکہکر ایک کارخانے کے حوالے کر دیئے تہے کہ اُنہیں اُن کے مرنے کے بعد شایع کیا جائے۔ کارخانہ نے پہلے ایک لاکہہ کتاب شایع کی۔ مگر اشتہار ملنے کی دیر تہی کہ چند ہفتوں میں ۳ لاکہہ ۸ ہزار درخواستیں معہ قیمت (تقریباً ۱۲ لاکہہ روپیہ) موصول ہو گئیں۔ یہہ کتاب جرمن زبان میں ہے۔ انگریزی اور کئی دیگر زبانوں میں بہی اسکا دنوں میں ہی ترجمہ شایع ہو گیا۔ اور یہہ ترجمہ بہی ہر ملک میں اب تک ہزاروں بک چکے ہیں۔

مصری اخبارات شکایت کرتے ہیں کہ انگریزوں نے پہلے ہی مصریوں کے قبضہ میں انتظام کے متعلق کونسی بات رہنے دی تہی کہ اب جو قدر سے قلیل رہ گیا ہوا ہے اسکے بہی چہیننے کے درپے ہو رہے ہیں۔ زیادہ نا امنی اسلئے پیدا ہوئی ہے کہ مذہبی عدالتوں کو بہی وزارت عدالت عامہ کے ماتحت کر دیا گیا ہے۔ صیغہ تعمیرات کا ایک یوروپین ملازم ۵۰۰ پونڈ کے غبن میں ماخوذ ہے ؛

دنیا میں سب سے قیمتی دوائی موسومہ فیسو ستیگما ہے۔ جو آنکہہ کے معالجہ میں استعمال کی جاتی ہے اس دوا کی ایک سیر کی قیمت

ہماری محتشم ناظرین !

حسب وعدہ آج کا اخبار دو مختلف کاغذوں پر شایع ہوا ہے - سفید اور خاکی - جن احباب کی اطلاع سفید کاغذ کے لئے آچکی ہے اُن کی خدمت میں سفید - اور جن کی اطلاع نہیں آئی اُن کی خدمت میں مجوزہ کاغذ پر ارسال کیا جاتا ہے - اس تبدیلی کاغذ سے اخراجات میں جو کچھ زیادتی ہوتی ہے ہم اسکے متعلق ایزادی قیمت کے سوال کو ناظرین ہی پر چھوڑتے ہیں - شیخ عطا محمد صاحب مجوز اصلاح کاغذ نے ڈبل قیمت دینے کا اظہار کیا تھا - مگر ہمارے خیال میں موجودہ کاغذ کی صورت میں ڈبل قیمت زیادہ ہے - اس لئے ہم خود ہی اس تجویز کے مخالف ہیں - قیمت میں زیادہ سے زیادہ ایزادی عہ کی ہونی چاہیئے - اسلئے خاکی کاغذ پر جو سفید کاغذ کی نسبت مضبوط اور گراں قیمت ہے اصحاب کو للعہ قیمت دینی چاہیئے - لیکن اس خیال سے کہ ہم کو کامل طور پر ایسے اصحاب کا اندازہ ہو جاوے - ہم فروری ۱۸۹۹ء کے کل نمبر اس کاغذ پر اسی شرح سے شایع کرینگے - اور تجویز کے پختہ ہو جانے کی صورت میں اُن سے بشرح للعہ قیمت لینگے - ورنہ وہی معمولی قیمت - ہاں ! اگر ہمارے سب خریدار بالالتزام دو دو خریدار پیدا کر دیں تو ہم اسی موجودہ قیمت میں مجوزہ کاغذ پر اخبار دے سکتے ہیں - لیکن اسی صورت میں کہ ہر واحد کم از کم دو دو خریدار پیدا کرے -

---

مقدمہ کی تاریخ ۱۴ ر فروری ۱۸۹۹ء مقرر ہوئی ہے اور اس مرتبہ یہہ مقدمہ بمقام پٹھانکوٹ پیش ہوگا - انشاء اللہ تعالٰی حالات سے اطلاع دیجائے گی -

---

بغداد میں کافی بارش ہو جانے کے سبب غلہ کی گرانی جاتی رہی -

عباد الرحمٰن

(نمبر رابع)

عباد الرحمٰن کی چوتھی صفت } والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما ہ (اُن عباد الرحمن کی ایک یہہ بھی شناخت ہے) کہ وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ خطا کاری کے طور پر خرچ کرتے ہیں - اور نہ جایز موقع پر دینے سے دریغ کرتے ہیں - بلکہ میانہ روی اور پسندیدہ طرق کو اختیار کرتے ہیں ؛

یہہ آیت اگر غور کیا جاوے - اخلاق فاضلہ کی جامع نظر آویگی - چونکہ قرآن کریم کی تعلیم کا منشأ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ ہے - اسلئے ہر مقام پر جہاں اللہ تعالےٰ کوئی تعلیم دیتا ہے وہاں یہہ دونوں پہلو مدنظر رکھے ہوئے ہیں ابھی آپ پچھلے نمبر میں پڑھ گئے ہیں کہ عبادت الٰہی کی تعلیم تھی اور معاً اُسکے ساتھ ہی یہاں شفقت علیٰ خلق اللہ کی ہدایت ہے غرض یہہ قرآن کریم کی تعلیم کا ایک خاص طرز ہے کہ وہ ان دونوں پہلوؤں کو جن کے بدون سچا ایمان اور اُسکے ثمرات مترتب نہیں ہو سکتے یکجا رکھا ہے -

خیر الامور اوسطہا } عام طور پر یہہ بات مسلم اور مستند ہے کہ میانہ روی بہترین چیز ہے - **اخلاق فاضلہ** کی تعریف ہماری خیال میں اس سے بڑھکر نہیں ہو سکتی کہ وہ افراط اور تفریط دونوں سے مبرا ہو - بلکہ دونوں کے درمیانی نقطہ کا نام ہے - ایک خط مستقیم کی تنصیف جو مقام ہے وہی اخلاق فاضلہ کی انتہائی جگہ ہے - جب تک انسان اُس مقام پر چل رہا ہے - وہ اخلاق فاضلہ سے موصوف ہے - اور ذرا ادہر یا اُدہر آگے چلا جاوے گو وہ صراط مستقیم ہے - لیکن ہمارے خیال میں اخلاق فاضلہ کی حد سے متجاوز ہو جاویگا -

صراط مستقیم کا درمیانی مقام وہی مقام ہے جہاں انسانی اخلاق فاضلہ کی تکمیل ہوتی ہے - ہمارے اس بیان سے کوئی یہہ نہ سمجھ لے کہ پھر آگے ترقی نہ کرنی چاہیئے - نہیں ! ترقی ضروری ہے مگر وہ ترقی پھر اور ناموں سے موسوم ہے جس شے کا نام اخلاق فاضلہ ہم کہتے ہیں - وہ وہی مقام ہے جو عین درمیانی مرکز ہے - اس سے آگے دوسرے مدارج ہیں - جن کا ذکر اس مقام پر مطلوب نہیں ؛

اس آیت کا منشاء عام ہے } اس آیت میں انفقوا کے لفظ سے صرف مال ہی مراد نہیں ہونی چاہیئے - بلکہ اسکو عام سمجھنا چاہیئے یعنے اسمیں تمام آداب متعلق گفتگو - متعلق خرچ مال - اور معاشرت - اور تمدنی وغیرہ جمع کر دیئے ہیں - یعنے ہر ایک امر میں محل اور موقع اور مقدار مناسبہ کا لحاظ رکھتے ہیں - اسراف کے معنے خطاکاری کے ہیں - اور خطاکاری کم میں بھی ہوتی ہے اور زیادہ میں بھی - فضول خرچی اس سے مراد لینا ہماری رائے میں ٹھیک نہیں ہے کیونکہ فضول خرچی کا لفظ محض افراط کے لئے بنا ہوا ہے - حالانکہ اسراف تفریط میں بھی ہو سکتا ہے -

پچھلی دعا کے مطلب پہ غور کرو !!! } ہمنے بتلایا تھا کہ عذاب جہنم سے بچنے کے لئے جو دعا مانگی گئی ہے وہ تمام راحتوں اور سکھوں کی جامع ہے - اب اس آیت پہ غور کرکے اُس دعا پر نظر کرو - کہ کیونکر سب سکھ حاصل ہو سکتے ہیں ؟ مضمون کی طوالت کا اندیشہ نہو تو ہم بصراحت اس امر کو بیان کریں - مگر یہہ صاف بات ہے -

عباد الرحمٰن کی پانچویں صفت } ولا یدعون مع اللہ الٰہا اٰخر (اور وہ وہ لوگ ہیں) جو اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ دوسرے معبود کو نہیں پکارتے -

توحید ہی تمام اخلاق فاضلہ کا سرچشمہ ہے } اس مقام پر پھر یہہ خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ پھر ضمناً یہہ ذکر ولا یدعون مع اللہ الٰہا اٰخر کیوں لایا گیا ہے ؟ - پس غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ وہ اخلاق فاضلہ جو والذین اذا انفقوا میں بیان فرمائے ہیں - اُن کے حصول کے لئے یہی ایک ذریعہ ہے کہ ولا یدعون مع اللہ الٰہا اٰخر

(نوٹ) سلسلہ کے لئے دیکھو صفحہ ۱۰

خطبہ (موعظت)

جو ۲۷ جنوری ۱۹۰۹ء کو بمقام وہاڑیوال جناب مولانا مولوی نورالدین صاحب نے تین ہزار سے زاید آدمیوں کے عظیم الشان مجمع میں بروز جمعہ پڑھا۔ وہو ھذا

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ **امابعد** اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم اولئک ھم الفاسقون لا یستوی اصحاب النار واصحاب الجنۃ۔ اصحاب الجنۃ ھم الفائزون

یہہ کلمات طیبات جن کو میں نے ابھی پڑھا ہے۔ قرآن شریف کی آیتیں ہیں جو خدا تعالےٰ کا کامل کلام ہے۔ ان پاک آیتوں میں تاکید یہہ ہوتی ہے۔ کہ یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ الے الآیۃ لوگو! مومن کہلاتے ہو (اور تم اس بات کو جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ گندوں اور ناپاک لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ پاک ہے پس وہ قدوس خدا پاکیزگی اور طہارت چاہتا ہے) تو پھر اس دعوے ایمان کے ساتھہ متقی بنجاؤ۔ اور متقی بھی ظاہر کے نہیں۔ اسلئے نہیں کہ لوگ تمہیں متقی اور پرہیزگار کہیں۔ یا مجلسوں میں تمہاری تعریف کریں۔ نہیں نہیں!! **اتقوا اللہ**۔ اللہ تعالےٰ کے متقی بنو۔ متقی کے لئے یہہ ضروری باتیں ہیں۔

اولاً ہر ایک کام جب کرو۔ اُٹھتے۔ بیٹھتے۔ چلتے۔ پھرتے۔ دشمنی میں۔ دوستی میں۔ عداوت اور محبت میں۔ مقدمہ ہو۔ یا صلح ہو۔ غرض ہر حالت میں یہہ امر خوب ذہن نشین رکھو کہ نہیں معلوم موت کی گھڑی کس وقت آجاوے۔ وہ کونسا وقت ہوگا۔ جب دنیا سے اُٹھہ جاویں گے۔ اور اُس وقت ماں۔ باپ۔ بیوی۔ بچے۔ دوست۔ یار۔ کنبے کے بڑے بڑے ہمدردی کا دم بھرنے والے انسان۔ مال۔ دولت۔ غرض کوئی چیز نہوگی جو اُسوقت ساتھہ دے سکے اُسوقت اگر کوئی چیز ساتھہ جاسکے گی تو وہ وہی انسان کا عمل ہوگا۔ خواہ اچھا ہو خواہ بُرا ہو۔ اور جیسا عمل ہوگا ویسا ہی اُس کا پھل ملیگا۔

جیسے تم ہر روز دنیا میں دیکھتے ہو کہ ایک زمیندار گیہوں کے بیج بوکر جو۔ یا جو بوکر گنے کا پھل نہیں لے سکتا۔ پس اسی طرح پر جیسے عمل ہونگے۔ بدلہ اُن کے ہی موافق اور رنگ کا ہوگا۔ یہی سچی بات ہے کہ پہلے کام کا پھل دنیا اچھا اُٹھاتی ہے۔ پس یہہ بات ضرور ضرور یاد رکھو کہ جن کی خاطر انسان عداوتیں اور دشمنیاں کرتا ہے۔ اور مکر وفریب اور کیا کیا شرارتیں کرتا ہے۔ وہ اُس آخری ساعت میں اُسکے ساتھہ نہ جائینگی۔ اکیلا ہی آیا ہے اور اکیلا ہی چلا جائیگا بادشاہوں کی بادشاہت۔ امیروں کی امارت۔ دوستوں کی دوستی۔ کنبہ۔ گھر۔ پڑوس۔ گاؤں اور سارے شہر کے رشتہ دار یہیں رہجاتے ہیں۔ پس ان ساری باتوں کو غور کرو۔ اور موت کے آنے والی۔ اور یقیناً آنے والی اور نہ ٹلنے والی گھڑی کا خیال رکھو۔ اور اس خیال کے ساتھہ ہی کل کا فکر آج کرو۔ اور اپنے اعمال کا محاسبہ اور پڑتال کرلو۔ کیونکہ نیک بدلہ تب ہی ملیگا جب کہ اعمال بھی نیک ہوں گے۔

ثانیاً۔ متقی کے لئے ضروری ہے کہ اُسکا ایمان سچا ایمان ہو۔ اور اُس کے عقاید نیک عقاید ہوں۔ اور پھر اسپر اعمال بھی نیک ہوں ایمان کے اصول صاف ہیں۔ قدوس اور پاک خدا قدوسیت چاہتا ہے۔ ناپاک انسان پاک ذات سے تعلق پیدا نہیں کرسکتا۔ تم اپنے اندر اس بات کو دیکھو کہ کیا کوئی بھلا مانس اور شریف پسند کرتا ہے کہ وہ بدمعاش اور بدنام آدمیوں کے ساتھہ ملے اور تعلق پیدا کرے پھر اس پر قیاس کرو کہ وہ خدا جو قدوسوں کا قدوس اور پاک ہے۔ جو تمام محامد اور خوبیوں کا مجموعہ اور سرچشمہ ہے کب پسند کرسکتا ہے کہ گندے اور ناپاک لوگ اُس سے تعلق رکھہ سکیں۔ پس اگر خدا سے رشتہ قایم رکھنا چاہتے ہو اور اُس کو خوش کرنا پسند کرتے اور ضروری سمجھتے ہو تو خود بھی پاک ہو جاؤ۔ اور اُس پر سچا ایمان لاؤ کہ تمام محامد اور تعریفوں اور خوبیوں کے لئے وہی ایک پاک ذات سزاوار ہے۔ جس طرح سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر رحم کرتا اور شفقت اور پیار کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تم بھی اُسکی مخلوق کے ساتھہ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو۔ اور رحم اور ہمدردی کے ساتھہ ایک دوسرے کے ساتھہ برتاؤ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں۔ سوچو اور غور کرو! کہ تقوے کے سوا فائدہ نہیں۔ خدا تعالےٰ نے صاف صاف لفظوں میں اس بات کو کھول کھول کر بیان کیا ہے کہ مغرب یا مشرق کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھنا ہی نیکی نہیں بلکہ سچا ایمان خدا کو مطلوب ہے۔ اسلئے اسبات پر ایمان لاؤ کہ وہ خدا قدوس ہے۔ تمام رحمتوں۔ بزرگیوں اور سچائیوں کا سرچشمہ ہے۔ اور اُسکے قرب کے لئے ضروری ہے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی اُن صفات کا پورا لحاظ رکھیں۔

خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ بدکار اور غافل بھی اوسکی ربوبیت سے فیض پاتے ہیں اور حصہ لیتے ہیں۔ پس تم بھی خدا کی مخلوق کے ساتھہ مہربانی۔ نیکی اور سلوک کرنے میں مسلم۔ غیر مسلم کی قید اُٹھادو۔ اور تمام بنی نوع انسان سے جہانتک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رب العالمین ہے۔ یہہ بھی رحیم للعالمین ہو جاوے۔ پس یہہ تقوے ہے۔

ایسے لوگوں کی طرح مت ہوجاؤ جن کی نسبت فرمایا کہ **نسوا اللہ فانسٰھم انفسھم واولئک ھم الفاسقون**۔ یعنے جنہوں نے اُس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدوس خدا کو چھوڑ دیا۔ اور اپنی شرارتوں چالاکیوں۔ ناعاقبت اندیشیوں غرض قسم قسم کی حیلہ سازیوں اور روباہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مشکلات انسان پر آتی ہیں۔ بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں۔ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ دوست بھی ہوتے ہیں۔ دشمن بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہو۔ دوست پہ بھروسہ ہو۔ ممکن ہے کہ وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اُٹھہ جاوے یا اور مشکلات میں پھنسکر اس قابل نہ رہے

حاکم پر بہروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جاوے اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے - اور اُن احباب اور رشتہ داروں کو جن سے اُمید اور کامل بہروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دینگے - اللہ تعالیٰ اُس ضرورت کے وقت اُن کو اسقدر دُور ڈال دے کہ وہ کام نہ آسکیں - پس ہر آن خدا سے تعلق نہ چہوڑنا چاہیئے - جو زندگی - موت - کسی حال میں ہم سے جدا نہیں ہوسکتا -

پس خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم اُن لوگوں کی طرح نہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے - اس کا نتیجہ یہہ ہوگا کہ تم دُکہوں سے محفوظ نہ رہ سکوگے اور سکہہ نہ پاؤگے - بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہوگی اور ممکن ہے کہ وہ ذلت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے ایسے لوگ جو خدا سے قطع تعلق کر لیتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں - وہ فاسق - فاجر ہوتے ہیں - اُن میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا - یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں - نہیں - اُنمیں شفقت علیٰ خلق اللہ بہی نہیں ہوتی -

یاد رکہو - کبہی یہہ بات نہیں ہوسکتی کہ قدوس کے متبع اور پہلے مالس ذلیل ہوں - نہیں - وہ دنیا میں قبر میں - حشر میں - جنت میں عیش اور سچا آرام پاتے ہیں وہ اُن لوگوں سے جو آگ میں جل رہے ہیں برابر نہیں - اور ہرگز نہیں - وہ لوگ جو سچے راستباز اور متقی ہیں - اور ہمیشہ سُکہہ پاتے ہیں - یہہ لوگ ہی آخر کار کامیاب ہونے والے ہیں ،،

میں پہر آخر میں کہتا ہوں کہ کامل ایمان کے بدون انسان اس درجہ پر نہیں پہنچتا - کامل ایمان یہی ہے کہ اسمائے الٰہی پر ایمان لاؤ کہ اللہ تعالےٰ ظالم نہیں ہے کہ ایک ناپاک اور گندے کو ایک پاک مومن سے ملادے اور گندے کو عزت دیوے - پہر کامل ایمان میں سے یہہ بات ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وسائط پر ایمان لاؤ - یعنے ملائکہ پر - اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لاؤ - وفادار ہو - عسر و یسر میں قدم آگے ہی بڑہاؤ - اور جزا و سزا پر ایمان لاؤ - نمازوں کو مضبوط کرو - اور زکوٰتیں دو - غرض یہہ لوگ ہوتے ہیں جو متقی کہلاتے ہیں - خدا تعالےٰ آپ کو اور مجہہ کو توفیق دے کہ ہم متقی بنجاویں - یاد رکہو کہ دنیا سے وہی تعلق رکہو جو خدا چاہتا ہے - آخر جیسے راستبازوں ہی کی ہوتی ہے اللہ تعالےٰ مخفی در مخفی حالات کا واقف ہے - ہمیشہ اُسکے پاک قانون کے متبع بنو - اور ہر حالت میں رضائے الٰہی کے طالب رہو - اور اُس پاک چشمہ سے دور نہ ہو :: آمین

مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب اور ایک طالب علم

مدرسے سے ایک طالبعلم کو دینیات کا سبق یاد نکرنے کیوجہ سے مولانا ممدوح کے پاس شکایت ہوئی آپ نے اُسکو بلا کر فرمایا "مجھے شکایت پہونچی ہے کہ تم نے دینیات کے پڑہنے سے انکار کیا ہے ایک شخص یہاں موجود ہے (ایڈیٹر الحکم کی طرف اشارہ) اور وہ گواہ ہے اُس نے کسی طبیب کا پیغام مجھے دیا کہ اولاد ہونے کے لئے میں اُس کا علاج کروں مینے اُسکو یہی جواب دیا کہ مجھے دیندار اولاد کی ضرورت ہے محض اولاد مطلوب نہیں پس میں دین کے سوا کسی چیز کو پسند نہیں کر سکتا - مدرسہ کے اجرا سے اگر کوئی غرض ہے تو یہی تعلیم اس لئے اگر تم دینیات پڑہنا نہیں چاہتے تو فی الفور یہاں سے چلے جاؤ - مینے امام کے ہاتہہ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے اس لئے کوئی شخص جو میرے ساتہہ کوئی تعلق رکہتا ہے لیکن دین کو دنیا پر مقدم نہیں کرنا چاہتا میرا اُس سے کچہہ تعلق نہیں رہ سکتا تمکو یہہ خوب معلوم ہے کہ میں یہاں کسی دنیا طلبی کے لئے نہیں بیٹہا دین کے لئے آیا ہوں اور صرف دین کے لئے پہر تم دیکہو کہ باوجودیکہ کوئی نہیں جانتا میرے مولا کریم کے سوا کہ وہ مجھے کہاں سے دیتا ہے پہر مینے تمہارے اخراجات باوجود ایسی حالت کے مساکین فنڈ سے نہیں دلائے میں نے خود برداشت کئے پہر ایسی حالت میں بہی اگر تم دین کو حاصل کرنا نہیں چاہتے تو میں تم کو اپنے پاس قطعاً نہیں رکہہ سکتا - یاد رکہو دنیا میں میں کسی ایسے شخص کو جو دین سیکہنا نہیں چاہتا ہرگز اپنے پاس اپنی ساتہہ نہیں رکہہ سکتا کیونکہ میرا ارادہ میرا خیال کچہہ نہیں رہا میں اُسے دوسرے کے ہاتہہ پر بیچ چکا ہوں - پس میں پہر کہتا ہوں کہ بیوی ہو لڑکی ہو کوئی ہو اگر اُسے دینیات کی خواہش نہیں تو مجھے اُس سے کوئی غرض رہ نہیں سکتی -

پاک شاعری

شانِ احمد راکہ داند خدا وند کریم
آن چنان از خود جدا شد کز میان افتاد میم
زاں نمط شد محو دلبر کز کمال اتحاد
پیکر او شد سراسر صورتِ ربِ رحیم
بوئے محبوبِ حقیقی میدمد از روئے پاک
ذاتِ حقانی صفاتش مظہرِ ذاتِ قدیم
گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال
چوں دلِ احمد نمے بینم دگر عرش عظیم
منت ایزد را کہ من بر رغم اہل روزگار
صد بلا را میخرم از ذوق آں عین النعیم
از عنایاتِ خدا و از فضل آں دادار پاک
دشمن فرعونیانیم بہر عشق آں کلیم
آں مقام و رتبت خاصش کہ بر حق شد عیاں
گفتنے گر دیدے مسیح دریں راہِ سلیم
ورنہ عشقِ محمد ایں سر و جانم ندود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

رپورٹ جلسہ سالانہ طبع

ہو کر شائع ہو گئی ہے جن احباب نے متعدد جلدیں خرید فرمائی ہوئی ہیں آخراجی وعدہ کیطرف توجہ کریں -
(درخواستین ایڈیٹر الحکم کی نام ہوں)

کا انسان مصداق ہو۔ شرک ایک ایسی مہلک بلا ہے کہ اس سے نہ سچے علوم حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور نہ اخلاق فاضلہ جو سچے علوم کے آثار شیریں ہیں۔ یہہ امر ہماری کسی دلیل کا محتاج نہیں۔ اور نہ اس پر کسی بحث کی ضرورت ہے۔ اُن قوموں کو جو ایک خدا کو چھوڑ کر بتوں کے چکر میں آئی ہیں یا تینتیس کروڑ کی پوجاری بنی ہیں۔ دیکھہ سکتے ہو۔ مطلعہ اعباد الرحمن کی صفت چہارم میں اخلاق فاضلہ کی کیفیت بتلائی اور صفت پنجم میں اُنکے حصول کا گر تلایا ہے۔ اکائی پر ہی بڑے بڑے علوم کا مدار ہے۔ ذرا غور کرو۔ اور بلند نظری سے کام لو۔ حساب۔ ہندسہ وغیرہ کی اصل کیا ہے؟

عباد الرحمن کی چھٹی صفت } ولایقتلون النفس التی حرم الله الا بالحق۔ اور وہ کسی ایسی جان کے قتل ناحق سے بچتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو۔

قتل نفس مختلف پیرایوں اور طریقوں سے ہوتا ہے۔ اسقاط حمل۔ لڑکیوں کو مار ڈالنا۔ عام قتل۔ ادویات مانع حمل کا استعمال وغیرہ۔ سب صورتیں قتل نفس کی ہیں۔ پس عبد الرحمن کی یہہ بھی ایک خوبی اور صفت ہے کہ وہ ان باتوں سے دُور رہتے ہیں

عباد الرحمن کی ساتویں صفت } ولا یزنون۔ اور کسی قسم کا زنا نہیں کرتے۔ اس مضمون کو قتل النفس والے حصے سے بہت بڑا تعلق ہے کیونکہ قتل النفس کے لئے انسان کو بجبر اور ناپاک مضطر زناکاری کی حالت میں سوچنے پڑتے ہیں۔ تاکہ افشائے راز نہو۔

زنا کی مختلف قسمیں ہیں۔ آنکھہ کا زنا بد نظری ہے۔ زبان کا زنا گندی اور ناپاک باتیں ہیں۔ کانوں کا زنا یہی ہے کہ بدکاری کی داستانوں کا سننا۔ ایسا ہی ہر عضو کے متعلق زنا کا گناہ ہو سکتا ہے۔ مخالطت ناجائز زنا کی تکمیل کا نام ہے۔ پس یاد رکھو کہ مومن اور عبد الرحمن کی یہہ شان ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں سے محترز رہتے ہیں۔ کاش ! ہمارے مخالف قرآن کریم کے الفاظ پر نظر کر سکتے تو اُن کو معلوم ہوتا کہ قرآن کیسے لطیف پیرایہ میں مختصر طور پر ایک عظیم الشان مضمون بیان کرتا ہے (اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم) :-

بریف نوٹس

لا تقف ما لیس لک بہ علم } اُس سے بڑھ کر خطاکار انسان کون ہو سکتا ہے جو کسی نامعلوم واقعہ پر اپنی رائے ظاہر کرے اخبار وکیل نے ۳۰ جنوری کے اشیو میں ایک بڑی ذمہ داری کا نوٹ لکھا ہے جو "قوم کی بدبختی" کے عنوان سے لکھا گیا ہے اُس کے اول حصے سے تو ہم متفق ہیں لیکن اُسکے آخری حصہ کے لئے وکیل کو اُس حصہ آیت کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو اس ریمارک کے عنوان میں ہم نے لکھی ہے فی الحال ہم اشارتًا ہی تبلیغ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور اُمید کرتے ہیں کہ اخبار وکیل اُس ریمارک پر مزید غور کریگا۔ پھر اُسے معلوم ہو جائیگا کہ برسر حق کون ہے؟

ہاں ! ہم یہہ کہدینا بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ قوم کی بدبختی اس سے بڑھکر کیا ہوگی کہ وہ اُس امام کو شناخت نہیں کرتی۔ جو اُسکی اصلاح کے لئے مامور ہو کر آیا ہے۔ اور اس عدم توجگی کے ذمہ دار وہ علماء ہیں جو قوم کی راہ میں ایک سدراہ ہو رہے ہیں۔ اور جن کے گھروں میں بجز کفر کے اور رکھا ہی کچھہ نہیں :-

عبادت اسلام } لوپول کے ایک عیسائی اخبار کے کرسچن ایڈیٹر نے اعتراف کیا ہے کہ "عبادت کرنے میں مسلمان سب سے اوّل اور سب سے بہتر ہیں" اب سوال یہہ ہے کہ کیا ایک شخص ایک امر قابل تعریف کا اعتراف کر کے بھی اس سے احتراز کرتا ہے؟ لاریب جس شخص کا کانشنس بیدار ہو اسکو تو سر تسلیم رکھدینے کے بدون چارہ نہیں۔ لیکن ہاں جس کا دل اور دماغ عداوت کے تاریک بخارات سے دھندلا گیا ہو وہ حق کو حق مان کر بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ یہی حال اس کرسچن کا معلوم دیتا ہے۔

بہر حال ہم اُسکے اس جملہ کو سلیم الفطرت اور سعید ازل اشخاص کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسلئے نہیں کہ ہم اس مقولہ کو سند دکہانا چاہتے ہیں۔ نہیں! بلکہ اسلئے کہ کم از کم عبادت اسلام کے طریق پر غور تو کیا جاوے جو نور اور حقانیت اُسمیں ہے وہ خود ایک متنفس مزاج انسان کو اپنی جھلک دکہا سکتی ہے :-

المنار مصری اخبار میں شعبان کے کسی اشو میں **"اصلاح دین"** کے عنوان سے ایک آرٹیکل شایع ہوا ہے۔ ہم نے اُس آرٹیکل کو ایسے طور پر سنا ہے کہ گویا خود پڑھا ہے۔ اُسکا لب لباب اور خلاصہ یہہ ہے کہ اصلاح دین جب ہو سکتی ہے کہ خلیفۃ المسلمین (بخیال شان سلطان روم) اس امر کی طرف توجہ کرے اور اُسکی راہ یہہ ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک مجلس منعقد ہو۔ اور اختلافی مسایل کو چھوڑ کر متفق علیہ مسایل کو شایع کیا جاوے اور اس مجلس کا جنرل اجلاس ایام حج میں ہوا کرے۔ وغیرہ وغیرہ :-

ہمارے خیال میں اول تو ایسی کسی مجلس کے انعقاد و قیام سے بالکل نا امید ہونا چاہئیے۔ اور اگر کوئی کمیٹی اس قسم کی ہو سکتی ہے تو ہم کہینگے کہ وہ اسلام اور اہل اسلام کے لئے کچھہ بھی مفید نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اسوقت مختلف ممالک اور مختلف شہروں میں متعدد اور مختلف کمیٹیاں اور مجلسیں مسلمانوں کی موجود ہیں۔ مگر سوال یہہ ہے کہ باوجود ادعائے اصلاح دین وہ کہاں تک اس مطلب اور مقصد میں کامیاب ہوئی ہیں۔ ہمارے اگلے اشیو میں مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کا ایک خطبہ درج ہوتا ہے جسمیں اس مضمون پر ضمنًا اور مختصر اً گفتگو ہے۔ المنار کا یہہ خیال جو اس آرٹیکل کی تہ میں ہے بیشک قابل قدر ہے۔ کہ وحدت ارادی مسلمانوں میں قایم ہو۔ لیکن جس طریق پر وہ اُسے قایم کرنا چاہتا ہے۔ وہ طریق نفاق اور ریا کے بڑہانے والا ہے جو اصلاح دین کی بجائے تخریب دین اور پھر اُس سے تخریب اہل اسلام کا موجب ہو سکتا ہے۔ وحدت ارادی کے پیدا کرنے کے لئے ہم کو اُس طریق اور سنت پر نظر کرنی چاہیئے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے

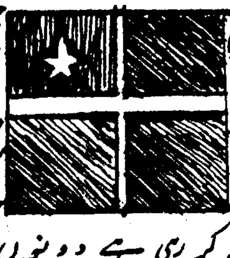
ہمارے پاس ایک عظیم الشان نظیر عرب کی کینہ توز اور جنگجو پیکار مجسم قوم کی موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشتر جو حالت خونریز عرب کی تھی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مگر اسکے بعد اُن میں اُلفت اور مروت کی روح کس ذریعہ سے پہونچ گئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے آیا۔ اسی طرح پر دنیا بھر میں مجلسیں اور سوسائٹیاں ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ باوجود ایک مجلس کہلانے کے ایک دل کا حکم رکھنے کے اُن میں دھڑا بندیاں۔ پارٹیاں ہیں۔ بظاہر ایک دوسری سے ملتی ہیں۔ لیکن دل میں منتظر موقع ہیں۔ پس ایسے مجمعے خواہ وہ سلطان روم کے زیر سایہ ہوں۔ خواہ شاہ ایران کی سرپرستی میں۔ ہماری رائے میں کبھی بھی وہ سرسبز نہیں ہو سکتے۔ جب تک اُن کا تعلق اُس روح کے ساتھ نہوگا جو بلاواسطہ اُس ذات سے تعلق رکھتی ہے جو لاریب ایک ہی ہے۔ خدا واحد خدا ہے۔ وہ توحید کو پسند فرماتا ہے پس وہ وحدت۔ وہ یگانگت جو خدا تعالیٰ کی منشاء اُسکی ذات بے ہمتا کا تقاضا ہے اُسی صورت میں پیدا ہو سکتی ہے جس طرح پر وہ چاہتا ہے اور وہ وہی طریق ہے جو ابتدائے آفرینش سے چلا آیا ہے۔ اور اب بھی قائم ہے دنیا میں ایک امام موجود ہے جو دین کا خلیفہ ہو کر آیا ہے۔ پس اُسکے ساتھ سچا تعلق پیدا کرنے سے وحدت کی روح پہونچ جا سکتی ہے۔ اور ہم اسکا تجربہ کرکے دیکھ رہے ہیں۔ اور صحابۂ کرام کی ایک زبردست شہادت ہمارے پاس موجود ہے۔ پس اگر دنیائے اسلام میں وحدت اخلاص کی ضرورت ہے اور ہم کہتے ہیں ہے اور ضرور ہے۔ تو یاد رکھو کہ اسکے لئے ایک یہی راہ ہے جو خود خدائے یکتا نے اپنے ارادے اور اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔

ہمارا ارادہ ہے کہ المنار کے اس آرٹیکل پر ذرا بسط کے ساتھ لکھیں ؀

بدعت کی تاریکیوں میں سُنت کی جھلک

مصری المنار ۷ جنوری ۱۹۰۰ء کی اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان سے لکھتا ہے

کہ خدا کا شکر ہے کہ اب مسلمانوں کے ہر طبقے سے چند لوگ خواب غفلت سے بیدار ہونے لگے ہیں اور بتدریج اصلاح اور درستی کے زینے پر چڑھتے نظر آتے ہیں جس طرح بعض فضلا نے بدعتوں کا بیج بویا تھا اُسی طرح بعض شیوخ اُن پودوں کے قلع و قمع کی طرف متوجہ بھی ہو گئے ہیں امید ہے کہ لوگ ایسا ہی ایک دوسرے کی تقلید امور خیر میں کیا کریں گے ہم نے بارہا درج اخبار کیا ہے کہ مصری صلحا اور اولیا کی تقاریب مولود میں لگاتار بدعتوں کا مینہ برستا رہتا ہے مریضان مایوسی کو یقین ہوگیا تھا کہ یہ رسم بد مصر سے ہرگز دور نہ ہوگی۔ ہم نے اس خیال کی تردید تحریر سے کی تھی۔ اب بعض فضلا نے قول سے اُس کا ثبوت بھی دے دیا ہے۔ گزشتہ ہفتہ میں ولی مشہور رسیدی دمرداش المحمدی قدس سرہ کے عرس کی تقریب پر ایک بڑا مجمع ہوا۔ اہل بدعت نے معمول قدیم کے موافق مسجد و مرداش کی اطراف و جوانب میں میراثیوں اور رقاصوں کے واسطے ڈیرے نصب کرنے اور ناجائز مجمع کی دھوم دھام کا انتظام کیا۔ دمرداشی طائفے کے اُستاد اکبر شیخ عبدالرحیم کا حکم ہوا کہ ڈیرے سب اکھیڑ ڈالے جائیں اور اہل بدعت سب نکال دیئے جائیں۔ اس حکم کے ساتھ کسی کو چون و چرا کی طاقت نہ تھی۔ مصر میں یہ اول مولود عرس ہے جس میں منکرات کا کوئی بازار قائم نہ ہوا اور میراثیوں رقاصوں کا اکھاڑا نہ جا بلکہ دوسرے کھیل تماشوں سے بھی یہ عرس پاک اور طاہر رہا۔ جمعہ کی شب میں شیخ موصوف الیہ مع خلفا و مریدین اپنی خلوت سے جلوت میں آئے۔ جبکہ اہل اعتقاد اور تماشائیوں کا بڑا مجمع تھا۔ گروہ مرداش کا لباس سب سفید اور پاک و صاف اور اُن کا مبارک جلسہ راگ بازی اور مزامیر سے معرا تھا۔ اگر دوسرے شیوخ طریق بھی یہی راہ چلیں تو مناسب ہے۔



ٹرکی کیلئے جو نیا علم تجویز ہوا ہے اسکا یہ نقشہ ہے ایک بڑی سفید صلیب ہرے ہرے کو چار مساوی حصوں میں تقسیم کر رہی ہے دونوں نچلے اور اوپر کے دائیں حصہ کی زمین نیلگوں۔ اور جو تھے مربع کی زمین جس پر پانچ کرنوں کا ستارہ بنا یا گیا ہے سرخ ہے کرمٹی مسلمان اس علم کو ناپسند کرتے ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ اس سے ٹرکی سیادت کا اچھی طرح پتہ نہیں ملتا۔ یعنی ستارہ کے ساتھ ہلال بھی ہو جانا چاہیئے تھا۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست۔ اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کا فی تولہ سے، خالص ممیرہ فی ماشہ عـــ۵ روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔ **المشتہر پروفیسر میاسنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور**

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ کا آنا کہتے ہیں۔ جلن۔ کمزوری نظر۔ ناخنہ۔ شدتی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے راقم ڈاکٹر ڈی ایم سالگلے صاحب بہادر۔ ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ سردار میاسنگھ صاحب اہلووالیہ نے طیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑے ہوئے تھے۔ آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا ہی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن ڈسپنسری آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ جناب میاسنگھ صاحب تسلیم بعد تعظیم۔ شاید آنجناب کو یاد ہوگا کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا جس نے جادو کا اثر دکھلایا۔ میرے ایک دوکاندار مسمی دولامل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا اور بسبب پتلی پر پھولا ہونے کے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی۔ لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا اور پتلی صاف وشفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی اور مریض دعا گو ہے۔ بندہ بھی بعد شکرگذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے جو آپنے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص وعام خلق خدا پر بہت احسان کیا ہے جو ثواب کا کام کیا ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص وعام بلا تعلق تاکید کرتا ہے کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم ممیرے کے سرمہ کے استعمال کرنے کا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں لہذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیرے کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرماویں۔ راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ اسپشل اسسٹنٹ کوٹ گڈہ۔ ڈسپنسری شملہ

۴۔ جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے جس کا علاج حکماء اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیلپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب صرف دھند اور کم طاقتی بیماری چشم میں ہے۔ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں۔

دستخط سردار صالح محمد خان درانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر شیر محمد خان صاحب مرحوم والی ملک ترکستان۔

۶ مارچ ۱۸۹۶

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جو اہمدکر الائنس بنک میں مارچ ۱۸۹۶ء کو جمع کیا گیا ہے۔

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپا